سوال

(192) بچیوں کے ختنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سخص فتویٰ دیتا ہے کہ عورتوں کے ختنے میں کچھ بھی ثابت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے ' نبی ﷺ سے اس مے بارے میں کچھ بھی منقول نہیں 'کیا یہ فتویٰ صحیح ہے ؟ ۔ انوکم علی حیدر۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلم کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا فتویٰ دے جو وہ جا نتا نہ ہو اور جو بغیر علم کے فتوی دے تو اسکا گناہ فتوی دینے والے پر ہو گا 'مسلمانوں کے امور کے والیوں پر فرض ہے کہ ایسے مفتیوں کو منصب افتاء سے معزول کردیں ۔ ائمہ اربعہ وغیرہ کے اتفاق سے عورتوں کے ختنے می مشروعیت ثابت ہے ۔

اس باب میں متعدد حدیثیں آئی ہیں ہم تفصیل سے ذکر کرتے ہیں :

اول حدیث : عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

«اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل»

''جب تجاوز کر جائے ختنہ شدہ (عضو) دوسرے ختنہ شدہ (عضو) سے تو غسل فرض ہے گیا ۔''

اور ایک روایت میں ہے : ((اذا التقی الختانان)) (جب دو ختنہ شدہ (اعضاء) ملیں) بخاری : 1 43) مسلم (1 156) ابوداؤد 'ترمذی (1 34)

شارحین کہتے ہیں : ختانان : ختان مرد کا اور عورت کا ۔ مرد اس سے ہے کاٹی جانے والی جگہ ذکر سے ملے فرج عورت کی کاٹی جانے والی جگہ کے ساتھ ۔

یہ حدیث صحیح واضح دلالت کرتی ہے اس مسئلے پر ۔

دوسری حدیث : ام عطیہ الانصاری یہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت مینے میں ختنہ کیا کرتی تھی تو اسے نبی ﷺ نے فرمایا :

«الا تنهكي فان ذلک احظى للمراة واحب الى البعل»

''کاٹنے میں مبالغہ مت کر یہ عورت کے لئے زیادہ حظوظ آور ہے اور خاوند کو زیادہ محبوب ہے۔''

ابو داؤد (2 368) اور یہ حدیث کثرۃ شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ اسے الشیخ نے الصحیحہ (2 353) میں ذکر کر کے کہا ہے: روایت کیا اسے دولابی (2 123) نے خطیب نے التاریخ (5 327) میں انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام عطیہ کو فرمایا:

«اذا خفضت فاشمی ولا تنهکی' فانه اسرىٰ للوجه واحظى للزوج»

''جب تو کاٹ کر نیچے کرتی ہے تو آزمالے اور مبالغہ مت کر یہ چہرے میں گردش خون زیادہ کرنے والا اور خاوند کے لئے زیادہ حظوظ آور ہے'' ہیثمی نے المجمع (1 172) میں کہا ہے: اور اسکی سند حسن ہے۔

ابو نعیم نے تاریخ اصبہان (1 245) میں نکالا ہے انس سے دوسری سند کے ساتھ اور حاکم نے (3 525) میں نکالا ہے۔

تیسری حدیث: ابن عباس سے روایت ہے:

«الختان سنة للرجال مكرمة للنساء»

''ختنہ مردوں کے لئے سنت ہے اور عورتوں کے لئے باعث عزت ہے۔''

بیہقی (8 325-334) موقوفاً و مرفوعاً۔

پھر کہا کہ یہ سند ضعیف ہے اور موقوف ہی محفوظ ہے۔

چوتھی حدیث: ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ انصار عورتوں پر داخل ہوئے اور فرمایا: اے انصار کی جماعت بھرپور مہندی لگاؤ' ختنے نیچے کرو اور مبالغہ مت کرو' یہ تمہاری بیویوں کے لئے زیادہ حظوظ آور انعام کرنے والوں کی ناشکری مت کرو۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔ اسمیں مندل راوی ضعیف ہے' اسکی توثیق بھی کی گئی ہے۔ باقی راوی ثقے ہی جیسے کہ المجمع (5 171) میں ہے' یہ شواہد میں کفایت کرتا ہے۔

پانچویں حدیث: حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص کو کھانے کی دعوت دی گئی' انہیں کہا گیا آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ لڑکی کا ختنہ ہے انہوں نے کہا: یہ ختنہ (ختنے کی دعوت) ایسی چیز ہے جو ہم نے نبی ﷺ کے زمانے میں نہیں دیکھی اور کھانے سے انکار کر دیا ہے۔

طبرانی کبیر (3 12) احمد (4 217) ہیثمی نے المجمع (4 60) میں ذکر کیا- سند اچھی ہے دیکھیں الصحیحہ (2 457)

چھٹی حدیث: ام المہاجر سے روایت ہے: میں اور کچھ لڑکیاں روم سے قیدی بنیں' عثمان نے ہم پر اسلام پیش کیا تو میرے اور ایک دوسری کے علاوہ باقی مسلمان نہیں ہوئیں۔ تو عثمان نے فرمایا:

«اذهبوا هما فاخفضوهما وطهروهما لكنت اخدم عثمان»

''انہیں لیجاؤ انکا خفض (ختنہ) کرواور نہیں پاک کرو' میں عثمان کی خدمت کیا کرتا تھا۔''

اسے امام بخاری نے الادب المفرد برقم (1239۔1245) میں روایت کیا ہے (باب خفض المراۃ وختانے الاماء)

ساتویں حدیث: ام علقمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنھا کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا' تو عائشہ کو کہا گیا ہم انکے لئے کسی کو نہ بلائیں جو انہیں مشغول کرے۔ تو کہا: ہاں عدی کو پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آیا۔ تو گھر میں عائشہ رضی اللہ عنھا کا گزر ہوا انہوں نے اسے دیکھا وہ گا رہا تھا اور مزے میں سر ہلا رہا تھا اور بہت بالوں والا تھا تو کہنے لگیں' اف یہ شیطان نے نکالو اسے نکالو اسے۔

اسکی سند حسن ہونے کا احتمال ہے بلکہ یہ حسن حدیث ہے کیونکہ ام علقمہ کی العجلی اور ابن حبان نے توثیق کی ہے اور اس سے دو ثقہ روایت کرتے ہیں جہالت اسکی ختم ہو جاتی ہے۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

آٹھویں حدیث: علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہاجر سارہ کی تھیں تو انہوں نے ہاجر ابراہیم کو دیدی اسماعیل اور اسحاق نے دوڑ کا مقابلہ کیا تو اسمعیل نے انہیں برا بھلا کہا اور ابراہیم کی گود میں بیٹھ گئے' سارہ نے کہا: اے اللہ کی قسم میں تین اونچی چیزیں اسکی ضرور تبدیل کرونگی تو ابراہیم کرخوف ہوا کہیں ناک کاٹ نہ ڈالے' یا کان نہ چھید نہ دے کہا: تو اپنی قسم پوری کرنے کے لئے کچھ کرتی نہیں؟ اسکی کان چیر دے اور اسکی خفاض (ختنہ) کر تو یہ پہلا خفاض تھا۔

امام ابن قیم نے تحفۃ المودود ص (131) میں کہا ہے کہ خفاض عورتوں کے لئے مستحب ہونے میں اختلاق نہیں۔

علی القاری مرقاۃ (8 289-310-311۔) میں کہتے ہیں: عورتوں کا ختنہ کرامت ہے اور خزانۃ الفتاوی میں ہے: ''مردوں کا ختنہ سنت ہے'' اور عورتوں کے ختنے میں اختلاق ہے ادب میں کہا ہے: مکروہ ہے اور دوسری جگہ سنت کہا ہے اور بعض علماء واجب کہتے ہیں اور بعض فرض کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: صحیح یہ کہ سنت ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«الختان سنۃ للرجال و مکرمۃ للنساء»

''ختنہ مردوں کے لئے سنت اور عورتوں کے لئے عزت کا باعث ہے۔''

امام احمد نے ابو للیح کے والد سے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور طبرانی نے شداد طبرانی نے شداد بن اوس سے روایت کیا ہے''۔

امام نووی المجموع (1 300) میں کہتے ہیں: ''ختنہ مردوں اور عورتوں کے لئے ہمارے نزدیک فرض ہے اور یہ اکثر سلف کا قول ہے اسی طرح خطابی نے بھی حکایت کیا ہے اور واجب کہنے والوں میں امام احمد بھی ہیں اور مالک اور حنفیہ (مردوو عورت) سب کے لئے سنت کہتے ہیں۔ اور اسی طرح شرح مسلم (1 128) میں ہے دیکھیں نیل الاوطار (1 138)۔

شیخ الاسلام نے الفتاوی (21 114) میں کہا ہے: ان سے پوچھا گیا عورت کا ختنہ کیا جائے یا نہیں؟۔

تو جواب یہ دیا: الحمد للہ: ہاں اس کا ختنہ کیا جائے گا اور اس کا ختنہ یہ ہے کہ اسکی وہ جلد جو مرغ کی کلغی کی سی ہے اوپر سے کاٹ دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے خافضہ سے کہا انداز سے کاٹ مبالغہ مت کر یہ چہرے کی خوبصورتی بڑھاتا ہے اور خاوند کے لئے حظوظ آور ہے۔ یعنی کاٹنے میں مبالغہ مت کر۔ اور یہ اسلئے کہ مرد کے ختنے سے مقصود سر ذکر میں رکی ہوئی نجاست کی صفائی ہے اور عورت کے ختنے کا مقصد اسکی شہوت میں اعتدال پیدا کرنا ہے جب یہ (کلغی والی) بلا ختنہ ہوتی ہے سخت شہوت والی ہوتی ہے

اس لئے گالی گلوچ میں کہا جاتا ہے: (یا ابن القلفاء 9) (اے کلغی والی کے بیٹے) کلغی والی مردوں کی طرف بہت جھانکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تاتار اور فرنگی عورتوں میں بہنیبت مسلمان عورتوں کے زنا زیادہ پایا جاتا ہے۔ اگر ختنے میں مبالغہ ہو جائے تو شہوت کمزور ہو جاتی ہے اور مرد کا مقصود کامل ہو نہیں پاتا۔ جب قطع بغیر مبالغے ہو تو مقصود میں اعتدال حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

تو عورتوں کے ختنے کا احادیث نبویہ اور اقوال ائمہ اور شرع حکمتوں سے ناواقف ہی انکار کر سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص419

محدث فتویٰ